اعتراضات کرنے کے بجائے ہمیں اپنے تضادات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ نصاب میں تبدیلی ناگزیر ہے لیکن یہ تبدیلی ماہرین تعلیم کی سرپرستی میں اور دوقومی نظریہ کی بنیاد پر ہو اور فلسفہ حیات سے ہم آہنگ بھی ہو، اسی بنیاد پر تو الگ وطن حاصل کیا گیا ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد تعلیم کا موضوع صوبوں کو منتقل ہونے کے بعد تعلیم کو مزید خطرات لاحق ہوگئے ہیں اور تعلیم میں جو یکسانیت ہونی چاہیے وہ مفقود ہوتی جارہی ہے۔ اس کے بارے میں بھی اربابِ اختیار کو سوچنا ہوگا۔ اسی طرح تعلیمی پالیسیوں میں عملی تدریس سے وابستہ ماہرین تعلیم کو جب تک عمل طور پر شریک نہیں کیا جائے گا تو مسائل کم نہیں ہوں گے بلکہ بڑھیں گے۔

☆......☆......☆

عالم عرب کے اسلامی تعلیم ونصاب پر حملے

مصر میں جامعہ ازہر کے اسلامی تشخص اور اسلامی علوم کے لئے اس کی نشر واشاعت کے شاندار ماضی سے کون ناواقف ہے، جامعہ ازہر صرف مصر ہی نہیں، پورے عالم اسلام کو ایک دور میں اسلامی علوم کے ماہرین مہیا کرتی رہی ہے اور اس کی ان خدمات کا دائرہ برسوں نہیں بلکہ صدیوں پر محیط ہے۔ لیکن ایک منظم سازش کے تحت عالم اسلام کے اس بے نظیر ادارے کا بطور خاص گزشتہ چند عشروں سے جو حشر کیا گیا ہے، اس سے شاید بہت سے لوگ واقف نہیں ہوں گے، اس کے بجٹ میں تخفیف کرکے، نئی ضروری عمارتوں کی تعمیر اور قدیم خستہ عمارتوں کی مرمت موقوف کردی گئی، دینی تعلیم کو بالکل برائے نام کردیا گیا، ہفتہ واری بیس گھنٹوں میں کمی کرکے صرف چار گھنٹے تفسیر وحدیث، فقہ وعقائد کے لئے رکھے گئے، نصاب تعلیم سے جہاد اور یہود سے متعلق تمام مواد نکال دیا گیا۔ ''شیخ الازہر'' کے عظیم منصب پر ڈاکٹر سید طنطاوی جیسے مغرب پرست شخص کو بٹھایا گیا، جس نے بیک جنبش قلم ایک قرارداد کے ذریعے ملک بھر میں پھیلے ہوئے حفظ قرآن کے چھ ہزار مکاتب کی انفرادی اور خودمختار حیثیت ختم کرکے انہیں ''ازہری معاہد'' میں ضم کردیا...... وہ ازہر جہاں سے اسلامی علم کے چشمے ایک دنیا کو سیراب کررہے تھے، اب سیکولر دانشوروں کے نرغے میں اپنی تابناک روایات سے محروم ہوچکا ہے!

یمن کے اندر دینی مکاتب اور خودمختار آزاد دینی مدارس کا بڑا مفید سلسلہ جاری تھا، چند سال قبل خودمختار تمام دینی مدارس کو یا تو بند کردیا گیا اور یا پھر انہیں وزارت تعلیم کے تحت کردیا گیا، تاکہ اس کے نصاب میں ترمیم وتبدیلی کرتے ہوئے کٹھ پتلی امریکہ نواز حکومت کو کوئی دقت پیش نہ آئے اور اس کے بعد پارلیمانی کابینہ نے ان تمام قرآنی اور دینی مکاتب کو بند کرنے کے لئے ایک قرارداد منظور کرائی، جو نئے جاری کردہ قانونِ تعلیم پر پورا نہیں اترتے۔ یمنی صدر علی عبداللہ صالح نے اپنی بے بسی اور مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر آزاد دینی معاہد کو حکومت کے قبضہ میں نہ لیا جاتا تو ان کے ملک کا بھی افغانستان اور عراق جیسا حشر ہوتا''